نگاہِ اولین

دعوتِ دین حالیہ فتنوں کا واحد علاج

مدیر مسئول الشیخ عبدالواحد عبداللہ

﴿أُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝﴾ [النحل ١٢٥] اللہ رب العزت نے اپنے خلیل، داعیِ اول، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اس دور کے سنگین حالات میں دعوتِ اسلام جاری رکھنے کا حکم فرمایا۔ ظلم و جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹکنے والوں کے ساتھ حکمت اور حسن تدبیر اپنانے کا حکم فرمایا۔ ﴿مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا﴾ [المائدة ١٠٤، لقمان ٢١] پر ڈٹے ہوئے اندھے مقلدین کے ساتھ بحث و مباحثے میں "احسن" طریقہ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ کب اور کس لمحے کس شخص کی سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھے گی اور شرک و خرافات کی تیرہ و تاریک وادی سے "لیلُها کنهارِها" [ابن ماجه ٤٣ وصححه الألباني] والی جگمگاتی ہوئی شریعت مطہرہ کی "روشن خیالی" اختیار کرے گا؛ ہماری ساری تگ و دو کا مقصد یہی ہے اور اس کا نتیجہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

رحمۃ للعالمین ﷺ اسی رحمتِ بے پایاں کی طرف بلانے کی پاداش میں کٹھن مراحل سے گزرے اور رحمت باری تعالیٰ کے فیضاں کی بدولت ہر صبر آزما مرحلے میں کامیاب و کامران رہے۔ یہ وہ "سبیل الٰہی" ہے، جس کی طرف "بصیرتِ کاملہ" کے ساتھ دعوت دیتے ہوئے ﴿وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ [يوسف ١٠٨] کا شرف پانے والوں کے لیے منہج دعوت واضح فرمائی۔ حتیٰ کہ "جہاد فی سبیل اللہ" جیسے افضل ترین عمل کے ذریعے دشمن پر فتح یاب ہو کر مالِ غنیمت میں عربوں کے محبوب ترین مال "سرخ اونٹوں" کے حصول پر بھی دعوتِ دین کی جزوی کامیابی کو ترجیح دی: "لأن يهدي اللهُ بك رجلًا واحدًا خيرٌ لك من حُمر النعم" [متفق عليه]

صبر و ثبات کی اہمیت اجاگر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے پیروکاروں کو تاکید فرمائی کہ ایمان و یقین میں کمزور لوگوں کی بے سروپا باتوں اور بے بنیاد الزامات و پروپیگنڈوں کے ردِ عمل میں کبھی چڑچڑاپن اور جلد بازی کے شکار نہ ہوں: ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝﴾ [الروم ٦٠] ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ﴾ [الأحقاف ٣٥]

دعوتِ اسلام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہے۔ اور اس کی تبلیغ کا منہج ''حکمت اور موعظہ حسنہ'' ہے۔ یعنی بندہ اپنے رب عز وجل کے حکم پر قائم رہے۔ اس کی منہیات سے کوسوں دور رہے۔ مبلغ کو اخلاق حسنہ کا پیکر ہونا چاہیے۔ اور بے وقوفوں کی باتوں میں آ کر یا ان کے اوچھے ہتھکنڈوں سے طیش میں آ کر کبھی اخلاق نبوی کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

جب مبلغ ''اسوۂ حسنہ'' کو مدنظر رکھے گا تو وہ لازماً اپنے مخاطبین کے ساتھ بردباری اور سنجیدگی سے پیش آئے گا۔ اس کا دل ودماغ اخلاص سے معمور ہوگا۔ اس کے شب و روز کی مصروفیات میں ''رسوخِ علمی'' کی خاطر تحقیق اور مطالعہ اہم عنصر رہے گا۔ وہ جاہلوں سے الجھنے کی الجھن میں نہیں پڑے گا؛ بلکہ ہر ممکن طریقے سے خیر کی دعوت پھیلاتا رہے گا۔ اجر وثواب کی امید قوی لے کر صبر وتحمل سے کام لے تو عنقریب توفیق الٰہی اس کا رفیق وہمدم بنے گی۔

مبلغ کی ''بصیرت'' یعنی علمی رسوخ میں دو چیزیں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں: (۱) قرآن مجید اور سنت مطہرہ کا علم۔ (۲) دنیا میں رونما ہونے والے واقعات اور ان کے اسباب پر عالمانہ نظر۔ ﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ﴾ [النساء ۸۳] ان دونوں میں سے کوئی بھی پہلو کمزور ہوگا تو مبلغ حیاتِ انسانی پر احکام شریعت کو لاگو کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔

انفرادی دعوت میں داعی کو چاہیے کہ مخاطب کی حالت سے آگاہ ہونے کی کوشش کرے؛ تاکہ ہر شخص کے ساتھ مناسب انداز اپنایا جاسکے، مناسب وقت کا انتظار کیا جاسکے۔ پھر داعی اسی شش وپنج میں قیمتی وقت ضائع کرتا نہ پھرے؛ بلکہ دل میں خلوص بھر کر، اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اپنا فریضہ ادا کر لے۔

ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ داعی کے لیے رضائے الٰہی کو نصب العین بنانا ضروری ہے۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمان بردار بنانے کی تڑپ ہونی چاہیے، اپنا مرید بنانے کی نہیں۔ اسے دنیاوی مفادات سے دلچسپی نہیں ہونی چاہیے۔ اسے شان وشوکت کا طلب گار نہیں ہونا چاہیے۔ اسے شہرت طلبی سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے۔ اسے دوسروں پر حکم نافذ کرنے کا نشہ نہیں ہونا چاہیے۔ لوگوں میں نمایاں مقام حاصل کرنے کی تگ ودو سے پاک ہونا چاہیے۔

دعوتِ دین کا منہج

''دعوت فی سبیل اللہ'' کا کام اس روئے زمین پر افضل ترین کام ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دعوت دینے والے کی

دلیل اللہ رب العزت اوراس کے رسول ﷺ کا کلام ہوتا ہے۔دعوت کے موضوعات میں سے عقیدۂ توحید کی عظمتِ شان بلند وبالا ہے؛ کیونکہ یہ تمام انبیاء ورسل کی مشترکہ دعوت ہے۔تاہم دعوتِ دین' اسلام کے تمام اصول وفروع پر مشتمل ہونا چاہیے۔کسی ایک باب پر ہی تمامتر زور دینا بھی درست نہیں ہے۔شریعت اسلامیہ مکمل دین ہے:﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ [البقرة ٢٠٨] اس کامل دین کے کسی بھی حکم کو"قشور"اور"لباب" کی بحث میں چھوڑنا منہجِ نبوی سے انحراف ہے۔

جب ہم نصوصِ کتاب وسنت کو مدنظر رکھ کر موجودہ دنیا کی زمینی صورتِ حال کو دیکھتے ہیں تو اس وقت امت اسلامیہ شدید خطرات میں گھری ہوئی نظر آتی ہے۔بیرونی دشمنوں کی کارستانیاں اور سازشیں کچھ کم نہیں؛لیکن امت مسلمہ کو سب سے بڑا خطرہ جو درپیش ہے وہ ہے:''دین کا فہم ناقص''

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ امت اسلامیہ کی افرادی قوت کا ایک اہم ترین ومتحرک حصہ یعنی نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد دین اسلام کے بارے میں''فہم ناقص'' کی شکار ہے۔اگر ہمیں واقعی اپنی ملت کے تشخص کو قائم رکھنا ہے اور ہمیں ضرور ایسا کرنا ہے'تو''اندرونی علاج'' کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔''اسلام'' کا واضح مفہوم امت کے نونہالوں کے قلوب واذہان میں راسخ کیے بغیر یہ علاج مکمل نہیں ہوتا۔جب امت کے افراد اسلام کے احکام ومقاصد اوراس کے اصول وضوابط کو سلفِ صالحینؒ کے انداز پر سمجھ لیں تو سلفیت کا عدل وانصاف،اس کی رحمت ومہربانی اور وسعتِ ظرفی خود بخود نکھر کر سامنے آئے گی۔

اس حقیقت کو شیخ الاسلامؒ نے مختصر ترین الفاظ میں یوں بیان کیا ہے:''يَعلمُونَ الحقَّ ويَرحمونَ الخلقَ'' [مجموع الفتاوی ١٦/٩٦] یعنی حق کی پیروی کرنا اور مخلوق کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔یہی سلف صالحینؒ کا منہجِ دعوت ہے۔اسی منہجِ حق کے ذریعے آج ہم اپنا اسلامی تشخص قائم کر سکتے ہیں۔اس دعوتِ حق پر''فہمِ سقیم'' کا گرد وغبار بہت دبیز ہو جاتا ہے'تو دہشت گردی،غلو،انتہاپسندی اور مختلف نئے اور پرانے ایجنڈے رونما ہو جاتے ہیں۔

وكَم مِن عَائب قولًا صحيحًا وآفتُهُ مِن الفَهم السَّقيمِ

پس آج ہماری امت کی اہم ترین ضرورت اسلام کے صحیح مفہوم کو پوری انسانیت تک پہنچانا اور سلف صالحینؒ کے اختیار کردہ اسلامی صفات اور خصوصیات کو عام کرنا ہے۔کیونکہ اس وقت ہماری سنگین ترین مصیبت فہم ناقص کے دروازے سے آئی ہے۔اور دوسری بڑی مصیبت عمل اور تطبیق کی کمی ہے۔تیسری بڑی مصیبت ہمارا دوسروں کے ساتھ

تعامل میں اخلاق نبوی پر چلنے میں کمزوری ہے۔

امت اسلامیہ کی سب سے بڑی مصیبت "فہم ناقص" کا خطرناک ترین مظہر "فتنہ تکفیر" ہے۔ یہ فتنہ دو حالتوں میں ظاہر ہوتا ہے: (۱) انتقاص القدوة یعنی حاملین دین وعاملین شریعت کی تنقیص وتوہین، جو کہ قلوب واذہان کے حکمران ہوتے ہیں۔ (۲) انتقاص الأمراء یعنی حکمرانوں کی تذلیل وتحقیر، جو کہ جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

سلف صالحینؒ کا منہج یہ ہے کہ دین کے کسی مسئلے میں پیچیدگی پیدا ہو جائے یا نصوصِ شریعت سے استدلال میں دوسرے نصوص سے ٹکراؤ اور تصادم کی صورت محسوس ہو جائے تو راسخ علمائے کرام کی طرف رجوع کر کے رہنمائی حاصل کی جائے۔ اسی طرح حکمرانوں کی کسی کارروائی کو نصوصِ شریعت سے متصادم خیال کیا جائے تو زمینی حقائق اور حائل رکاوٹوں سے متعلق صحیح معلومات حاصل کی جائیں اور ان کی روشنی میں ممکنہ حد تک حکمرانوں سے خیر خواہی، تعاون، نصیحت اور دعائے خیر سے کام لیا جائے۔

آج سے دس سال قبل اسلام دشمنوں کی سازشوں سے امت اسلامیہ کی علمی قوت یعنی علمائے دین کی ناقدری کی گئی، تو خوارج کا قائم کردہ تکفیری فتنہ نئی شکل میں ظاہر ہوا۔ حکمرانوں کی توہین نے عروج پکڑا، تو حکومتوں کو غیر مستحکم کرنے کی تحریک میں ہیجان برپا ہوا، جسے بعض حلقے الربيع العربي کا نام دینے لگے۔

دوسری طرف علمائے اسلام نے ان فتنوں کا سد باب کرنے کے لیے اسلام کے صحیح مفہوم کو اجاگر کرنے کی کوششیں تیز کر دیں؛ کیونکہ علماء کی توہین سے عوام اور کتاب وسنت کے درمیان رابطہ منقطع ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں شیطان دل ودماغ میں گھونسلہ بنا لیتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے علمائے دین کی اہمیت واضح الفاظ میں بیان فرمائی ہے: "إن العلماءَ ورثةُ الأنبياءِ، وإن الأنبياءَ لم يورِّثُوا دينارًا ولا درهمًا، وإنما ورَّثُوا العلمَ، فمَن أخذَه أخذَ بحظٍّ وافرٍ" [الترمذي ٢٦٨٢ وصححه الألباني] رسول اللہ ﷺ رب تعالیٰ کا فرمان مقدس بیان فرماتے ہیں: "مَن عَادَىٰ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزْتُهُ بِالحربِ" [البخاري ٦٥٠٢]

اس فتنے میں گرفتار نوجوان علمائے معاصرین کے موقف کو خود ہی غلط بلکہ باطل تک قرار دیتے ہیں، پھر ان کی ایسی "غلطیاں" اچھالتے پھرتے ہیں؛ تاکہ ان پر عوام الناس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائیں۔

دیکھیے! عام شخص کی غیبت گناہ کبیرہ ہے؛ تو علماء کی غیبت انجام کے لحاظ سے کس قدر خطرناک ہوگی؛ کیونکہ عالم

کی تحقیر کرنے والا دعوتِ دین میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے عوام کو علمائے دین سے استفادہ کرنے کا حکم فرمایا ہے: ﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾[النحل ٤٣، الأنبياء ٧]

غزوۂ بدر واحد سے لے کر روس کے پاش پاش ہونے تک "جہاد فی سبیل اللہ" کا مبارک بوجھ فرزندانِ توحید وسنت کے توانا کندھوں پر رہا ہے۔ اس نصرتِ الٰہیہ سے خائف ہو کر دشمنانِ اسلام' توحید وسنت کے خادموں کو بدنام کرنے کی مہم پر لگے ہوئے ہیں۔ آج یہود ونصاریٰ کا کوئی ایجنٹ، انڈیا کا کوئی جاسوس یا اسلام کے فہم ناقص میں مبتلا کوئی گروپ کسی مسجد، سکول یا بازار میں دہشت گردی کرتا ہے' تو آؤ دیکھا جاتا ہے نہ تاؤ......اس کا ذمہ دار توحید وسنت والوں کو قرار دیا جاتا ہے، جو کہ سراسر خلافِ حقیقت ہے۔

خبردار! دشمنانِ اسلام کی سازشوں سے مرعوب وشرمندہ ہو کر کوئی مسلمان عقیدۂ توحید وسنت میں لچک نہ دکھائے، کتمانِ حق کا ذرا سا بھی خیال ذہن میں نہ لائے۔ ہمیں رب ذوالجلال نے دین اسلام کے "فہم سلیم" کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ اس عظیم ترین نعمت پر بالکل مطمئن اور شکر گزار ہونا چاہیے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾[الأنعام ١٥٣]

آج ہم موجودہ اور آئندہ کے ممکنہ فتنوں کا سد باب کرنا چاہیں تو لازم ہے کہ یہ تین کام انجام دیں:

(۱) علمائے اسلام کی شہرت کی حفاظت کریں۔ (۲) مسلم حکمرانوں کے ہاتھ مضبوط کریں۔ (۳) سچے میڈیا کو فروغ دیں۔ ان ارکانِ ثلاثہ کے بغیر یہ نصب العین مفقود رہے گا۔

آج عالم کفر ساری دنیا پر حکم چلا رہی ہے اور مسلمانوں میں سے فہم ناقص میں مبتلا بعض لوگ ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض قوتیں "حریتِ فکر اور اظہارِ رائے کی آزادی" کے نام پر دینِ اسلام کی طرف نسبت رکھنے والے ہر فرقے کو صحیح قرار دینے لگے ہیں۔ جبکہ "قلب سلیم" والوں کو قرآن مجید کے مطابق حق مسلک صرف ایک نظر آ رہا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران ١٠٣] "فہم سقیم اور قلب سلیم کے اس مقدمے کا فیصلہ اور امت اسلامیہ کے لیے فتنے کی اس عمیق گھاٹی سے نجات پانے کا فارمولا حقیقتِ ایمانیہ اور سنتِ ظاہرہ کا حسین امتزاج ہے، جس کے ذریعے امت مسلمہ دین اسلام کے حقیقی مفہوم سے روشناس ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حاملینِ عقیدہ توحید کو توفیق ونصرت سے سرفراز کر کے امتِ اسلامیہ کی اصلاح کا ذریعہ بنائے اور تمام اندرونی وبیرونی فتنوں کو بیخ وبن سے اکھاڑ کر امت کی حفاظت فرمائے۔ آمین